ثنا خوانی سخن آفرین پس خامۂ مضامین رنگین تو

کہ این غنچہ دریا کی خوش کلامی این چشمۂ نظم بلند نامی اعنی

جلسۂ مشاعرۂ سالانہ حضرت حافظ میر شمس الدین صاحب فیض قدس سرہ

۱۳۱۱ھ

حسب فرمایش ناظم مشاعرہ جناب محمد ضیاء الدین صاحب

در مطبع ظہیر دکن واقع محلہ گلباغ نزد حیدرآباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

ہزار ہزار شکر اوس سخن آفرین رحیم و کریم کا کہ جس نے صرف ایک جوہر نطق کے بدولت اس مشت خاک کو سائر حیوانات پر امتیاز بخشکر اشرف المخلوقات سے ملقب فرمایا- اور لاکہہ لاکہہ احسان اوس مطلع نظم کائنات کا کہ جس نے اس گویائی ثابتہ کو انا افصح العرب و العجم کے نور سے آسمان فصاحت کو روشن کر کے ایک عالم کو دکہایا الحمد للہ علی انعامہ و نوالہ و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد واضح ہو کہ اگرچہ ہمارے اس بلدۂ حیدرآباد دکن مین وہ اگلی صحبتین وہ احباب کے جلسے وہ علمی مناظرے وہ مشاعرے جو ہوا کرتے تہے اب نہ رہے مگر ان آثار قدیمہ مین سے فی الجملہ ہنوز جو کچہہ باقی ہین غنیمت ہے از انجملہ ایک سالانہ جلسۂ مشاعرہ چودہوین رجب کو جو بتقریب عرس جناب فیضمآب مرکز دائرۂ فیوضات نامتناہی محیط انوار تجلیات الٰہی مولانا مولوی حافظ میر شمس الدین محمد فیض قدس سرہ کے مزار پر انوار پر ہوا کرتا ہی جسمین اکثر اعزا بلدۂ حیدرآباد اور شعرا دیگر بلاد تشریف لایا کرتے ہین- اس قابل دید جلسے کا لطف وہی جانتے ہین جو اسمین شریک رہے ہون- یہ دلچسپ انتخاب اوسی مشاعرۂ سال حال کی غزلیات کا جسقدر دستیاب ہوے

مجموعہ ہے جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - یہ صحبت بھی مغتنمات سے ہے بلکہ یادگار روزگار والا
اسوقت مین نا کار زمانہ کے اثر نے ابناء جنس کو باوصف پیوستہ میل ملاپ کے ابرووں کی طرح
آپسمین برگشتہ اور رشتہ داران ناتوان بین کو باہم بے سررشتہ کر دیا ہے - آشنا حسد و
بغض سے یگانگت رکھتے ہین اور دوست ظاہر باطن سے بیگانگت - ترک اخلاص ہمارا
شیوہ ہو گیا ہے اور نفاق و کینہ یاروں کا وتیرہ - پس ایسے زمانہ مین چار صورتوں کا
ایک جاے جمع ہونا بھی کم غنیمت نہین ہے - بہرحال کریم کارساز سخن آفرین کی درگاہ مین
یہ التجا ہے کہ الٰہی یہ جلسہ مع اپنے سخن گویوں اور سخن سنجوں کے تا قیام قیامت
قایم اور سلامت رہے اور خاصۃً قدردانان سخن و مہتمان انجمن خصوصاً جناب
مستغنی عن الالقاب نخلبند حدیقۂ فصاحت گنجینۂ بلاغت سرلوح دیباچۂ سخن طرازی
شاہرخ کتاب نکتہ پردازی اعجاز بیان محمد فیاض الدینخان بہادر المتخلص فیاض مددگار
معتمد صاحب صرفخاص پر کہ جنکے ذات فیض آیات سے یہ جلسہ روشن و منور ہے

تیری عنایت قایم و دایم رہے آمین فقط

مصرعہ ناطرحی

موج اشکم زسر طارم اعلیٰ بگذشت

ولہ	
قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دلکی	معتقد استاد کا میرے زمانہ ہو گیا

نواب میر وزیر علیخان المخاطب بہ آصف یار الملک بہادر تخلص وزیر نبیرہ صمصام الملک جوہم داماد رئیس دکن

قدیم ہون مین و لے ہی مرا کلام نیا
کہ جیسے بحر مین موجہ ہے دوام نیا

قدیم خاص ہون جلوہ ہی میرا عام نیا
بدل رہا ہون لباس اک نہ اک مدام نیا

گذر کے آپسے ہوتا ہون آپسے ہمدم
رہا وطن مین مجھے کوچ اور مقام نیا

تمہارے بعد تمہین خلق یاد کرتی رہے
کرو جہان مین تم ایسا کوئی کام نیا

جو خیر و شر ہے من اللہ و اعظو حق ہی
گنہ کا مجھپہ ہے ناحق یہ اتہام نیا

ہون فرش خاک پہ گو عرش میری کرسی ہے
ہر آن مجھکو رہا کوچ اور مقام نیا

چڑھاؤ پیرہا رہا نشہ بیخودی کا مدام
شراب سر قدم کا پیا ہون جام نیا

نظر جو تجھسے لڑی پھر نظر نہ آیا مین
کیا ہے وصل کا مینے یہ انتظام نیا

تمہین رہو نہ رہو نین ملو تو ایسے ملو
کیا ہون یار سے یہ وصل مین پیام نیا

ہوا ہون خنجر تسلیم یار کا کشتہ ؛
یہ مرثیہ ہے نیا اور یہ ہے سلام نیا

تصورات جماعت پہ ہے مقدم وید
یہ مقتدی ہین نئے انکا ہے امام نیا

وزیر خادم شاہ نجف ہون مدت سے
کچھ آجکل کا خرید انہین غلام نیا

راجۂ راجایان مہاراجہ راجہ کشن پرشاد بہادر تخلص شاد وزیر افواج سرکار عالی

غم ہجران سے ہوئی تنگ یہ حالت دلکی ۔۔۔ مرگئے پر بھی گئی حیف نہ حسرت دلکی

اسمین گنجینۂ اسرار خدا کا ہی ظہور ۔۔۔ دونون عالم سے فزون کیون نہو قیمت دلکی

چاہتا ہون نکرون حالت دل مین افشا ۔۔۔ آپسے آپ بڑہی جاتی ہی شہرت دلکی

سیم و زر سے نہین کچھہ کام ہی قارون کیطرح ۔۔۔ عاشق کے لئے کافی ہی یہ دولت دلکی

انقلاب طپش عشق کا اللہ رے اثر ۔۔۔ ایک ہی دم مین بدلجاتی ہی رنگت دلکی

اسقدر نقش ہی دلبر میرے الفت کا تیرے ۔۔۔ مٹ بھی جاؤن تو مٹیگی نہ محبت دلکی

اک ذری بات مین شوخی سے مچل جاتا ہے ۔۔۔ پوچھیے کچھہ نہ جناب آپ شرارت دلکی

جسکے یک گوشہ مین ہی جملہ خدائی پنہان ۔۔۔ بی نہایت ہی سمائی مین یہ وسعت دلکی

نہ ڈرا غیر سے بس لے ہی لیا بوسۂ رخ ۔۔۔ دیکھہ لی آپنے صاحب میرے ہمت دلکی

کعبۂ دلمین ہوا عشق بتون کا پیدا ۔۔۔ کسطرح ہوگئی وحدت مین یہ کثرت دلکی

رکھتے ہی زانو پہ سر اوسکی مرا دم نکلا ۔۔۔ واہ کس حسن سے نکلی ہے یہ حسرت دلکی

نہ نبہی ہائے کسی سے بھی رہی ضد ہر دم ۔۔۔ اسلئے مجکو ہی ہر وقت شکایت دلکی

جان جائے یہ نہ احسان کسی کا لیوے ۔۔۔ متقاضی ہی یہ ہر وقت مین غیرت دلکی

ایک کروٹ بھی نہ بدلی تھی کہ دی مرغ نے بانگ ۔۔۔ رہگئی دل کی ہی دلمین میرے حسرت دلکی

بیمار آنکھین جو ہوئین مٹ گیا سب دل کا غبار
کس صفائی سے ہوئی دور کدورت دل کی

درد کی کچھ بھی نہین تاب و تحمل اوسکو
بڑھ گئی اندنون حد سے بے نزاکت دل کی

کر دیا عشق کا پیدا دل دلبر مین اثر
دیکھ لی آپنے ای شاد کرامت دل کی

بیمار طبعان سخن را علاج جناب حکیم محمد مظفر الدینخان بہادر المتخلص بہ مزاج

موجِ اشکم ز سرِ طارم اعلیٰ بگذشت
اوج غم بی تو ز عیوق و ثریا بگذشت

گل بتاراج خزان خار بجور گلچین
زشت و زیبا ہمہ در گلشن دنیا بگذشت

نوبت حسرت و افسوس رسید ای یاران
دور ساقی و می و ساغر و مینا بگذشت

حیف و صد حیف کہ در شوق لب جان بگذشت
کار بیمار تو از فکر مداوا بگذشت

دردمندِ غمت ای وای کہ بر بالینش
بامید آمد و مایوس مسیحا بگذشت

دردِ سر سوزِ جگر حسرتِ دل کاہشِ جان
در فراقِ تو چہا بر منِ شیدا بگذشت

گریۂ نیم شبی نالہ و آہِ سحری
این ہمہ در غمِ تو بر من تنہا بگذشت

شکوۂ قتل ز قاتل نکنم کین مثل است
ماند بر گردن او واقعہ بر ما بگذشت

سرو را فاختہ و فاختہ را سرو گذاشت
با من از باغ چو طوبیٰ قدِ رعنا بگذشت

قدمِ عشق بنہ با ادب ای رہروِ عشق
کفش بگذشت سرِ طور چو موسیٰ بگذشت

ای بیگو یم ز عروج تو به ادنی وصفت
سخن ما ز سراپردهٔ اعلیٰ بگذشت

شمع محفل چو شد آن غارت کفر و اسلام
شیخ از کعبه و ترسا ز کلیسا بگذشت

وا دریغا که شنیدیم مزاج از کویت
با ہمہ حسرت و افسوس و تمنا بگذشت

ہجر میں نزع سے کچھ کم نہیں حالت دلکی
اب دمے چند ہی سینہ میں اقامت دلکی

لطف ہی ہجر میں گر دوست عنایت فرماے
خوب ہے جان پہ ٹل جاے گر آفت دلکی

دل کشان جانب دلدار ہی اور میں مجبور
دل کرے میری شکایت میں شکایت دلکی

برہمن دیر کو اور شیخ حرم کو جاوے
ہم تو کرتے ہیں شب و روز زیارت دلکی

جبتلک دل یہ ہمارا تہا ہمارا دل تہا
اب مناسب ہے سوی یار اضافت دلکی

حال کچھ دلکا نہ مجنون ہے تو ای لیلیٰ پوچھ
صورت حال کہے دیتی ہی حالت دلکی

درد فرقت میں ہی گھڑیال سا کھٹکا شب و روز
نہیں آرام سے کٹتی کوئی ساعت دلکی

دل جو لیتا ہے کسیکا تو دل اپنا دیوے
دل کی چاہت کیلئے چاہئے چاہت دلکی

یہ کہے دلکی نہ سن دل کہے واعظ کی نہ سن
سنئے واعظ کی نصیحت کہ نصیحت دلکی

عشق میں صبر گیا چین گیا ہوش گیا
آہ کیا کیا نہ متاعیں ہوئیں غارت دلکی

آشنا آنکھ سے ہی آنکھ ادہر تو دیکھو
دل ہی پہچانتا ہی خوب محبت دلکی

کیون نہ مین قبلہ و کعبہ انہین سمجہون کہ مزاج
حضرت فیض کے جانب ہے اشارت دلکی

جناب میر احمد علی المتخلص عصر

بیستون کو پہوڑنے کا اک بہانا ہو گیا
قصۂ فرہاد بھی شیرین فسانہ ہو گیا

سوے خلد استاد کا جس روز جانا ہو گیا
حق تو یہ ہے فیض سے خالی زمانہ ہو گیا

ہم سیہ کارونکا لاشہ بھی تکلف سے اٹھا
ابر رحمت تن کے سر پر شامیانا ہو گیا

حسن والونکی بدولت لٹ گئے ہم مفت مین
عشق کے آتے ہی برہم کارخانا ہو گیا

نام کی اپنے بجا جاتا ہے نوبت ہر کوئی
اوس شہ خوبی کا در نقارخانا ہو گیا

گیا امید زیست ہو تاب و توان سب چل بسے
بزم برہم ہو گئی سامان روانا ہو گیا

جو نصاب حسن رکھتے ہین وہ دیتے ہین زکات
آپکا تو مال قارونکا خزانا ہو گیا

خانہ بربادی جناب عشق کے ہاتون ہوئی
عقل کا جو قصر تہا وہ جیلخانا ہو گیا

پہر بہار آئی ہے وحشت کو پڑی پہر دوڑ دوڑ
پہر سمند شوق ہر اک تازیانا ہو گیا

واقف راہ حقیقت کے ہے آگے گیا مجاز
بانوا کو بینوائی ایک بانا ہو گیا

سیر مین کوٹھے کے ہی مصروف شاید شاہ حسن
آہ کا بام فلک پر آستانا ہو گیا

زندگی ہے حسن سے دیوانگان عشق کی
تہا جو دیوانہ یہان بہلول دانا ہو گیا

تیر وقت جب سے سینہ مین لب معشوق ہین — آپ کے قربان دل غم کا نشانا ہوگیا
صاف میدان کردیا اونکی نگاہ تیز نے — بے اجل تیر قضا کا مین نشانا ہوگیا

عصر ابدال کی ہے یہ بھی کرامت کی دلیل
معتقد استاد کا میرے زمانا ہوگیا

کیا قلمبند کرین یار حقیقت دل کی — جھیلتے رہتے ہین عشاق مصیبت دلکی
معرفت راہ طریقت کی نہین تجکو شیخ — جسکو کہتے ہین شریعت ہی حقیقت دلکی
کرتی تھی اپنی بہت تیز پری کا دعوی — تنگ جبریل ہو دیکھکے وسعت دلکی
پیار اوپر ہی کی دل کا نظر آیا اونکا — لاتی تشریف اگر ہوتی محبت دل کی
بے سروپا نہین آگاہ طریقت سے حضور — معرفت ہوتی تو پہچانتے وقعت دلکی
اونکو دل دیکے گرفتار ملامت ہوئین — ہوتی رہتی ہے شب و روز فضیحت دلکی
ہاتھہ خالی ہے پر ارمان چلے جاتے ہین — ایک بھی آہ نہ نکلی کبھو حسرت دلکی
آدمی سیکھتا ہی کہہ کے مثل ہے مشہور — دل لگانیسے کھلی ہم پہ حقیقت دلکی

قید ہو حرف روی جسمین وہ اشعار ہون عصر
قافیہ دان ہو تو بتلائے جودت دل کی

آتی جز شکر نہین لب پہ شکایت دلکی — سنتے رہتے ہین شب و روز حکایت دلکی

پھیرتے مرد بہادر نہیں تلوار سے منھ
سر میدان کوئی دیکھے جسارت دلکی

قاری مصحف رخسار کا حافظ ہی خدا
کرتی رہتی ہے شب و روز حفاظت دلکی

آنکھ سے آنکھ کے لڑتے ہی رہا چکر مین
ہم پہ ہے چشم یہ ہے عین عنایت دلکی

آگ برساتا رہا آگ بگولا بنکر
آگ پانی مین لگاتی ہے شرارت دلکی

سرکشی مین کبھی بیکار نہ کاٹو اوقات
سر جھکا شیخ ذرا کیجے زیارت دلکی

آنکھون کے آگے ہو پلکون کی برائی کیونکر
شوق کے آگے کرون کیا مین شکایت دلکی

خیر و شر کا وہی مختار ہے ہم ہین مجبور
ہم کرینگے وہی ہوگی جو ہدایت دلکی

انتظام آپ کا کیا پوچھنا سبحان اللہ
قلعۂ عشق مین ہے اب تو نظامت دلکی

پاؤ بارانہ ہوا اس راہ مین کھٹکے ہین بہت
دیتی آواز ہر یک پل ہے یہ ساعت دلکی

جامۂ صبر کے ٹکڑے نہ اڑین وہ مجنون
جامہ زیبی پہ نہ آجاے قباحت دلکی

ایک مضمون ہی گو مختلف اللفظ ہون عصر
ہر حکایت نظر آتی ہے حکایت دل کی

جناب قاضی احمد صاحب تخلص قاضی

فیض بخشی کا زمانے مین فسانا ہوگیا
پیر و مرشد آپکا بھی کیا زمانا ہوگیا

دیدہ و دل کا نیا کچھہ کارخانا ہوگیا
دانا دیوانہ ہوا دیوانہ دانا ہوگیا

ہوتے ہوتے اور کیا ہوتی ہے آگے دیکھنے
عشق پہلے ہی نہ ہونا تھا سو جانا ہو گیا

بجلیاں ایسی بہت چمکیں تو کیا چمکا کرین
یہ بھی کیا اوس نازنین کا مسکرانا ہو گیا

خاک جلکر ہو گئے پہر بھی انا الحق کا ہے شور
آرزو نکلی تمہاری آزمانا ہو گیا

الفت مرغان جنت زاہدون کے دل مین ہے
گہر خدا کا طائرونکا آشیانا ہو گیا

آہ و شد سے دمون کی باخبر ہو کر چلو
پہر کہان ہوتا ہے آنا جب کہ جانا ہو گیا

شیخ صاحب آپ کے اس جبہ سالوس کو
اب خدا کے واسطے بدلو پرانا ہو گیا

فیض سے کے دربار کو اب چہوڑ کر جائین کہان
ہم فقیرونکا یہ قاضی آستانا ہو گیا

آگ پانی مین لگاتی ہے شرارت دلکی
پہونکے دیتی ہے زمانیکو حرارت دلکی

عرش ہے فرش ہے یا اوسکی پری اور پری
کیا کہون تم سے مین کیا ہے اقامت دلکی

ہندو سمجہون میرے دل کو کہ مسلمان سمجہون
ملتی ہے مومن و کافرین شباہت دلکی

ایک دل ہے مرا سو طرح کے آزار ہی مین
حال یہ ہے تو کچہہ اچھی نہین حالت دلکی

دل کے جیسا نہ برا ہے نہ بہلا ہے کوئی
کبھی توصیف کبھی کیجیے شکایت دلکی

دل بڑا اگر کہین سال ہے یا پیر مرا
کہلنے پاتی ہے حداثت نہ قدامت دلکی

دل کی کیا چیز نہین مال نہین ملک نہین
گر ولایت ہے تو دلکی ہے رسالت دلکی

دل ہے کیا چیز کوئی دیکھا ہی دل کا نقشہ
یون تو یہ دونو جہان ہی یک اشارت دلکی

سب جہان اپنا ہی پر دل نہین اپنا دل ہے
دیکھیے کیا کرتی ہی آخر کو رفاقت دلکی

علت غائی ہی ہر علت وعلت کی دل
کار رکھی ہے ہر اک شی کو علاقت دلکی

دل ہرا بھرا اکستا عالم تصویر کا ہے
رنگ بست اپنے تصور کی ہی آیت دلکی

سارا پڑھا اور سنا دیکھہ چکا
سب شکایت مری دل کی ہی حکایت دلکی

ملتی سب چیز جہان مین ہی اگر ڈہونڈھے کوئی
ہی تو نایاب بہ عنقا سے ہدایت دلکی

قاضی صاحب بھی سنا ہی کہ ہونگی ہمراہ
خانہ پیر مغان پر ہے ضیافت دلکی

جناب مولوی محمد حفیظ الدین صاحب تخلص پاس

ملی کرم کے ساتھہ حاتم کا زمانہ ہوگیا
رائگان بے سود قارون کا خزانہ ہوگیا

دور لیلی ختم مجنون کا زمانہ ہوگیا
اب زبان زد آپکا میر افسانہ ہوگیا

تھا مجھے ہنگام گریہ انکے دندان کا خیال
اشک کا قطرہ ہر یک موتی کا دانہ ہوگیا

تیر سے نار جہنم سے حرارت ہجر کی
نالہ شبگیر آتش کا زبانہ ہوگیا

ناتوان ضعف عناصر سے نہین ہے جسم زار
چار تنکو نکا پرانا آشیانہ ہوگیا

دھیان رخ کا دلمین کیا آیا کہ حیرت ہی مجھے
سینہ صد پارہ سب آئینہ خانہ ہوگیا

دونو گیسو توسن حسن بتِ دلدار پر
ایک چمچی بنگیا اک تازیانہ ہوگیا

شیخ کعبہ سے چلے آتے ہین کافر دیر سے
معبدِ عالم تمہارا آستانہ ہوگیا

ہوگئے محروف بیداوی تمنا وصل کی
ہجر نے مارا مقدر کا بہانہ ہوگیا

کثرتِ اخلاق سے مخلوق ہوتی ہی مطیع
یہ وہ افسون ہی کہ بیگانہ یگانہ ہوگیا

اپنا لکھا ہے فراموشی کا انکے معجزہ
خط ہمارا بھول کر قاصد روانہ ہوگیا

رہ گیا بیدام چھوٹا دام سے صیاد کے
طایرِ جان اوڑگیا جب آب و دانہ ہوگیا

شیخ کے دستار مین اک تار بھی باقی نہین
دھجیان رندونکی پیچون سے بتانا ہوگیا

فصل گل آئی ہی ساقی لا کٹورا بہول کا
باغمین آغاز بلبل کا ترانہ ہوگیا

وصل کی شب رہ گئے تہوڑے بہت چونکر بناؤ
بس کرو مہندی لگی زلفومین شانہ ہوگیا

کیا کبھی رندونکو ہوتا ہے نصیحت کا اثر
مفت مین واعظ ملامت کا نشانہ ہوگیا

مرقدِ عالی جنابِ میر شمس الدین فیض
مہر تابان دیکھتے ہی شامیانہ ہوگیا

پاس ہوسکتی نہین تفصیل اس اجمال کی
معتقد استاد کا میرے زمانہ ہوگیا

جناب محمد یعقوب علی صاحب تخلص سخنور سکندرآبادی

صبح غم سے بند غم کا کارخانہ ہوگیا
ساتھہ ساتھہ اوس نکلی دل ہی [illegible] ہوگیا

آپ کہلاتے ہین میرے پھر غم نہیں پر غم نہیں
آپ کے الفت مین گو دشمن زمانہ ہو گیا

وہ بپا ہونیکو تہا فریاد سے میرے مگر
صور اسرافیل محشر کو بہانہ ہو گیا

میری رسوائی کا کیا شکوہ ہے اے دل ہجر مین
تو بھی تو تیر ملامت کا نشانہ ہو گیا

زلف بھی اوس دلبر نازک سے بن سکتی نہیں
ہاتہین شانہ جو آیا دو شانہ ہو گیا

دیکھنا زاہد ذرا ہم میکشونکا احتشام
ابر رحمت سر پہ رشک شامیانہ ہو گیا

دیکھتا ہون تجکو جس گوشہ مین کرتا ہون نظر
کیا مرا دل بھی ترا آئینہ خانہ ہو گیا

شکوۂ ہجران پہ وہ یون کہہ رہے ہین ہنس کے
اے شخو یاد کسکو ہے زمانہ ہو گیا

ہو گئی خون دل افسردہ مین حسرت دلکی
خوب لی تو نے خبر اے غم فرقت دلکی

دیکھتا ہے مجھے دزدیدہ نگہ سے وہ شوخ
آج لٹتی ہے چہپائے ہوئے دولت دلکی

مین جو بیتاب ہون رہتا ہون تو میری تہمت
آپ کے حسن کا شکوہ نہ شکایت دلکی

چارہ گر ہم شب فرقت مین بچینگے کیونکر
آفت جان بھی ہے تنہا نہین آفت دلکی

آنکھ مین خون بنا آنکھ سے گر کر پانی
درد ہجران نے بنائی ہے عجب گت دلکی

خوب نکلینگے ترے دید کے ارمان اے شوخ
بات بنجائیگی فردائے قیامت دلکی

یون تو ہر ذرے مین ہے جلوۂ جانان لیکن
زنگ آئینہ ہوئی ہائے کدورت دلکی

تیرے اک بوسے پہ ہو جانے سے ہم راضی ہیں یار ورنہ کونین مین کچہہ بہی نہین قیمت دلکی

ای سخنور ہی عبث پرسش وجہ گریہ
بات بہی کوئی بتا دیتا ہی حضرت دلکی

مل گئی آپ کے باعث ہمین دولت دلکی
اسمین رہتا ہی خدا اثر لگئی وسعت دلکی

ساکن فرش ہے کرتا ہی مگر عرش کی اسیر
آزمائی ہے بہت جرأت و قدرت دلکی

دل سمجہتا ہی جہان جسکو وہ ہی مضغہ گوشت
اس سے کیا کام ہو جب ایسی ہو حالت دلکی

آئے جانیکو نفس کے نہ سمجہنا بیکار
ہر کسی کام کو جاری ہی سفارت دلکی

دوست تو دوست ہے دشمن کو بہی اپنا جانی
ایسا دل چاہئے ایسی ہو مروت دلکی

اب یہ بتخانہ بنا پہلے خدا کا گہر تہا
کیا کرے کوئی بدلجانے جو حالت دلکی

مین مراقب جو ہوا آئی ندا آخر شب
ایسے ہی وقت تو کہلتی ہے حقیقت دلکی

ناصحا خوب بکی حالت دل کیا معلوم
ہو جو معلوم تو کہئے مرے حضرت دلکی

کوئی حاجت نہین اسواسطے ہی استغنا
نہین معلوم تجہے اب بہی امارت دلکی

لاکہہ بہی تجہسے حسین اور سوا دنیا مین
کیا کہون انپہ نہین تجہپہ ہے رغبت دلکی

نہ تو زاہد سے ہی کچہہ کام نہ عابد سے غرض
وقت آخر مجہے کافی ہے وصیت دلکی

عرش اعظم سے بھی بڑھکر ہوئی رفعت دلکی
اللہ اللہ یہ قسمت ہے یہ عظمت دل کی

جذبۂ شوق سے وہ آئے ہیں میرے گھر مین
مجھکو معلوم ہوئی ہے یہ کرامت دلکی

کیفیت مے کی دکہاتی ہے اوسکی صورت
شیشہ ہر جام مین بھی خوب شباہت دلکی

اپنے عاشق پہ چھپا کھیل یہ تیرا ٹہرا
تجھپہ الزام نہین ہے یہ شرارت دلکی

جان تک مال سے حاضر ہے یہ وہ ہم کیلئے
آزماتا ہے تو کیا میری سخاوت دلکی

کیون کرین صبر لئے حضرت ناصح تکلیف
گوش ادہر کی سے سنتا ہون نصیحت دلکی

ہر قدم پیش ہماری ہے قضا اسکے نزدیک
دلبرا کرتی ہے سب عزت و وقعت دلکی

دل مرا تیرے لئے مجھسے جو لڑتا ہے مدام
یہی تکرار ہے ہر دم یہی حجت دلکی

کیون ڈراتا ہے خفا ہوتا ہے تیرے ڈر کیا
مین مجبور ہون نہین تجھپہ ہے چاہت دلکی

دل سے راضی ہے تو مجھسے ہے ملا مین تھا
تیرے ملنے سے نمودار ہے فرحت دل کی

اعتراض اوسنے کیا مول جو مانگا میرے
جان دیکے مجھے تو لیتا ہے قیمت دلکی

عشق نے گھر سے نکالا ہے مین جنگل کو چلا
مجھکو مجنون نے ملائیگی یہ وحشت دلکی

حق یہی ہے جو ذرا اوس کے طرف غور کرو
ابھی کھلجا ئے تمہین خوب حقیقت دلکی

میرے آگے نہ کرو واعظو و زنخا بیان
ایسی تسکین کرو جا جو وحشت دلکی

دلکا مقصد نہ بر آئیگا کسی سے ہرگز
وہ نکالے تو نکلجائیگی حسرت دلکی

اسی انکار سے اقبال کے ہوتی ہی — کیسا پہچانتے مین کیسی ہے صولت دل کی

لو پھر آتا ہے وہ غارت گر دین اے عابد
اب خبر لیجیے بدلتا غیرت دل کی

محمد عزیز الدین خان بہادر تخلص عزیز ناظم محکمہ عملیات علاقہ صرفخاص نہال اول ریاض محمد فیاض الدین خان بہادر تخلص فیاض مددگار معتمد صرفخاص

کچھ بیان ہو نہیں سکتی ہے حقیقت دل کی
پوچھیے دل ہی سے جو کچھ کہ ہے حالت دل کی

کیسی ابتر ہے غم عشق مین حالت دل کی
جی ہی جانے ہے میرا ہے جو حقیقت دل کی

حضرت عشق نہ ہوتے تو نہ ہوتا کچھ بھی
ساری شہرت ہے یہ حضرت کے بدولت دل کی

ہمدم شیخ رہا گھر ہے سبب کا انیس
پھر موافق نہ رہی ایک سے صحبت دل کی

وہ گھڑی چین سے یکجا نہیں رہتے پہلو
جب نہ تب مجھکو جلاتی ہے شرارت دل کی

اوسکے کوچہ مین نہ تقدیر نے پہنچایا کہین
چھانتی خاک رہی گلیو نمین وحشت دل کی

جبتلک پیش نظر آپ تھے پھر اتھا بحال
اب جدائی مین ہوئی اور ہی صورت دل کی

مردنی چہرہ اپیا ہے چھائی ہوئی ہے
بنگیا سینہ صد چاک ہے تربت دل کی

ڈنکے رسوائی کے بجنے لگے اپنے کوسون
اب یہ پہنچی ہے ترے عشق مین نوبت دل کی

آج ہم اک دشت مین کل اور کسی صحرا مین
ایک جا رہنے نہین دیتی ہی وحشت دلکی

بہول جائیگا اوسی وقت خودی کو اپنے
جسپہ کہلجائیگی ای یار حقیقت دلکی

پہر گیا جس سے پہرا جسطرف آیا آیا
آجکل کی نہین مشہور ہی عادت دلکی

چار عنصر کے تتے پڑہنے کا نہین جب سے شوق
مجہسے بیدل کو سناتے ہین حکایت دلکی

باغ عالم مین عجب پہول کہلے ہین اب کے
ہر گلی مین نظر آتی ہی شباہت دلکی

جوش وحشت مین خدا خیر کرے کیا ہوگا
نظر آتی نہین اچہی مجہے حالت دلکی

کرین جبریل نہ دل کہول کے اوڑنیکی ہوس
قافیہ تنگ ہو گر دیکہہ لین وسعت دلکی

دولت فقر سے حاصل ہین قناعت کے مزے
ہم کیا کرتے ہین گہر بیٹہے ریاست دلکی

دل یہ کہتا ہے کہ ہر دل کا لگانا اچہا
عقل کہتی ہے فضیحت ہی نصیحت دلکی

یہی دشمن بہی ہی دوست بہی اپنا ہی عزیز
آزمائی ہی کئی مرتبہ حالت دلکی

جناب منشی محمد فخر الدینخانصاحب سیف تخلص صیغہ دار دفتر خزانہ صرف خاص
تلمیذ جناب فیض

کہینچ لیجاتی ہی مقتل مین شجاعت دلکی
دو قدم آگے رہا کرتی ہی جرأت دلکی

مفت رسوائے جہان ہو گئے بیٹہے بیٹہے
بگڑی دنیا مری سن سنکے ہدایت دلکی

جبین سے سنگ در کے نہین ملتا لیکن
مجھے مجبور بہت کرتی ہے غیرت دلکی

کم نہین کوہ گران سے ہون یہ کہتا ہے عشق
ٹہہ کے فرہاد سے ہو لگتی ہے ہمت دلکی

کس طرح منزل مقصود کو پہنچون یارب
دو قدم چلنے نہین دیتی نقاہت دل کی

لوٹ لیتے ہین حسینان جہان باتون مین
کرتی ہین طرز ادا سے یہ خیانت دلکی

آجکل دہر مین ناقدرون کا بازار ہے گرم
باتون باتون مین گھٹا دیتے ہین قیمت دلکی

مسکن خانہ بدوشان ہے کہان عالم مین
ایکجا رہنے نہین دیتی ہے وحشت دلکی

اندنون مجھسے وہ بیزار ہوے ہین یارب
کہین برباد نہ ہو جائے مشقت دل کی

پر کدورت ہون کہ ہون اہل صفا جو ہون ہون
یار پر آئینہ ہے سارے حقیقت دلکی

یار کے ملنے کی ای سیف کسے تھی امید
پر خداداد نکل آگئی حسرت دل کی

منشی خواجہ سمیع اللہ صاحب تخلص ناہم

کعبۂ مقصود مین جس روز جانا ہو گیا
خانۂ دل مین مسرت کا ٹھکانا ہو گیا

درد و غم خون جگر دن رات کھانا ہو گیا
میری قسمت کا یہی کیا آب و دانا ہو گیا

مردے زندے ہو گئے صحت مریضونکو ہوئی
اوس مسیحا کا یہان جس رات آنا ہو گیا

ہو گئے رنجیدہ خاطر کل سے وہ آنہین
درد دل انکو سنانا اک بہانا ہو گیا

گل ہزارون کھلے تھے بلبل چہکتے تھے یہان — اب وہان زاغ و زغن کا آشیانا ہوگیا

جب سے وہ رشک چمن پہلو سے میرے دور ہے — باغ بھی نظرون مین میرے قیدخانہ ہوگیا

زلف کے سودے سے اوسکی جان پر اب آ بنی — نقد دل جو تھا مرا پہلے بیانا ہوگیا

چہرۂ شفاف پیدا اوسکی ہین خال سیاہ — مرغ دل کے واسطے موجود دانا ہوگیا

ہاتھ سے قاصد کے بیٹھا اونسے چھین اوسکی — میرا خط پڑہنا اونہین گویا فسانا ہوگیا

کی ہے بیعت ہمنے اک پیر مغان کے ہاتھ پر — دل جو دیوانا تھا اپنا پھر سیانا ہوگیا

اہلدل جتنے ہین انکا فیض جاری ہے مدام — معتقد استاد کا میرے زمانا ہوگیا

تھے جناب فیض جب تک شاعری کا لطف تھا — لٹ گیا ملک سخن خالی خزانا ہوگیا

جامۂ قیس پہ تھا سے درد فرقت ہے بہت
تاکہ صاحب جامۂ عشرت پرانا ہوگیا

کب تصور مین ہے ہر ایک کو طلعت اونکی — اہلدل دیکھتے ہی رہتے ہین صورت اونکی

تنگ کرتی ہے بہت مجھکو شرارت اونکی — کیتنا بیٹھے کرین آ حفاظت اونکی

کیا عجب گر مرے آنکھون سے ہو پیدا ہیبت — بڑھ گئی اندنون ایسی ہی حرارت اونکی

قدر کیا کرتی ہے احمق کو بھلا اوسکی [illegible] — عرش اعظم سے فزون ہوگئی رفعت اونکی

ہاتھ سینہ پہ وہ رکھے ہوے فرماتے ہین
قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دلکی

تلوے کھجلانے سے ہوتا ہی مجھے یہ معلوم
لئے جاتی ہے تجھے پھر کہین وحشت دلکی

ظلم ہوتے ہین ہزارون کو سنتا ہی نہین
عرض ہم کس سے کرین جا کے مصیبت دلکی

کھو کے دل بیٹھا ہون ملتا ہی نہین دلکا سراغ
گور مین ساتھ لئے جاونگا حسرت دلکی

باطناً قتل کے سامان مہیا ہین حضور
ظاہرا مجھکو دکھاتے ہین یہ محبت دلکی

مثل سیماب کے چین نہین پہلو مین
بڑھ گئی اندنون بے طور سے حالت دلکی

بخش دون ملک سخن کا جسے چاہون مین آج
وہ طبیعت ہے مری وہ ہے سخاوت دلکی

معرکے سے کبھی منہہ پھیرتے نہین نامرد بھی ہم
جو جوانمرد ہین دکھلاتے ہین ہمت دلکی

مرزا عزیز بیگ صاحب تخلص عزیز سجادہ تکیہ مغل فقیر واقع بیرون دروازہ علی آباد و علاقہ دار حضرت باباشاہ مسافر صاحب قدس سرہ ساکن اورنگ آباد

بن مین وحشت کے جو اوس لیلی کا آنا ہو گیا
یہ دل مجنون مرا بس بے ٹھکانا ہو گیا

سینہ بھر آتا ہی جب استاد کی آتی ہی یاد
شعر گوئی سے یہان خالی زمانا ہو گیا

شوق تالیف قلوب انکو ہوا ہے اندنون
تھا جو بیگانہ وہ ان روزون یگانا ہو گیا

ای عزیز آپ نے کی خوب لیاقت و نکی

جناب مولوی عبد اللہ صاحب عجیب تخلص

خوش خرامی بسر تربت شہیدا بگذشت
فتنہ از خاک بپا کرد و سبکپا بگذشت

صبح و شامم ہمین حیلۂ بیجا بگذشت
وعدۂ وصل تو امروز بفردا بگذشت

حسرت بوسہ رسانید مرا تا لب گور
واے عمرم کہ بنا کام و تمنا بگذشت

للہ الحمد کہ با رغم جانیم بہ قتل
ماند بر گردن قاتل ز سر ما بگذشت

شد روان زورق نظارہ بچشم تر من
زایر کعبہ از رہ دریا بگذشت

ہمچو باد سحری بر سر مرغان بچمن
دوش در رنگ بہاران گل رعنا بگذشت

ساقیا جرعۂ می دہ کہ بہ میخانۂ دوش
مدتے در طلب ساغر و مینا بگذشت

برد ہوش از سر من جلوۂ حسن رخ دوست
تجلی کہ بطور از دل موسی بگذشت

میسر ایم عجب مدحت آن شاہ زمن
گوشۂ کج کلہ از عرش معلی بگذشت

دل جلے کا لاشہ کیا ٹھنڈا روانا ہو گیا
دود سینہ بہر سایہ شامیانہ ہو گیا

بی بقا دنیاے فانی کا جو خانا ہو گیا
خاکساروں کا جہاں بیٹھے ٹھکانا ہو گیا

نازنینوں کے عاشق ہوتے ہین نازک مزاج
بار گیسو ان انہیں یہان دوشانا ہو گیا

کس دل غمدیدہ کی دیکھی ہے صورت شیشہ نے
چشم گریاں تو جو رونے کا بہانا ہو گیا

کسقدر دنیا مین ہے انکا نفس ناپائدار
طایر جان اوڑ چلا جب آب و دانا ہو گیا

مجھکو دولت جو ہے اشک گوہر نایاب ہے
دیدہ تر دیکھئے اپنا خزانا ہو گیا

کیون ہمارے قتل کو تم ہی کہا ابرو سے تو
کس خطا پر سینہ تیر دنکا نشانا ہو گیا

تھے اک زلف عنبر فام کا کیا تہا مدام
خال رخکا دہیان دلکو جاودانا ہو گیا

کی جدا آقا تے گردن طاق ابرو کا حضور
جائی سجدہ سے ادا سر سے دوگانا ہو گیا

قسمت رندان مشرب سے وہ ستمی ہو شراب
میکدے مین شیخ ہر بوتل کا آنا ہو گیا

وہ اوڑہی شوخ تم بہی زخم دل صد چاک کو
تیغ ابرو کا صفا مان تک فسانا ہو گیا

ہر شکل سے ہے حضور [illegible] خطا فتنہ
پہر کمر کا عشق ہمکو جاودانا ہو گیا

کچھ نہ کی تاثیر جو چھانے رہے سب ...
جیسے انداز نگاہ جاودانہ ہو گیا

ہم صفیر و باغ دنیا مین سے کیا کرین
زاغ کا بلبل کے گھر مین آشیانا ہو گیا

جب دکہایا جلوہ اوس مطرب سپہر کے راگ نے
موسقی مین لن ترانی کا ترانا ہو گیا

خواب غفلت سے عجب صاحب ذرا تو جاگئے
قافلہ ہمراہ والونکا روانا ہو گیا

عشق قامت مین مصیبت ہے قیامت دلکی
سر ہے ہر روز ہمارے رہی آفت دلکی

کب نصیب اہل ظواہر ہو کرامت دل کی
حصہ اہل بواطن ہے یہ نعمت دل کی

کیا زبان سے کہوں کیفیت وحشت دل کی | قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دل کی

غم ہجران سے وہ سر پہ ہے مصیبت دل کی | جگر اپنا ہی ہے سہتے ہیں جو آفت دل کی

ہمنے ہر چند چھپایا نہ چھپا راز نہان | کھولدی عشق مجازی نے حقیقت دل کی

سب دل آزار ہیں اس دہر میں دلدار نہیں | کیجئے کس سے کہوں کون شکایت دل کی

اک زمین کوئی نہیں تحت ثری تک پہنچا | شب فرقت سے بڑھی ایسی حرارت دل کی

دود آہ شرر افشان سے دھوان اٹھ کے چلا | پہنچی تا عالم بالا ہے شرارت دل کی

کوچہ یار کے نزدیک جو جا کر پہنچا | ایک گوشے سے ساعت ہوئی آفت دل کی

قرب جانان کی تمنا میں وہ تڑپا بسمل | دور ہی سے نظر آئی صورت دل کی

سختیان سہتا ہے اوس بت کے اٹھاتا ہے ترس | کون کر سکتا ہے اس دہر میں سنگینی دل کی

عارض و زلف کا شاکی جو ہوا ہر صبح و مسا | اندنون آئی ہے شاید کوئی شامت دل کی

پھنس گیا بند بلا میں تو بلا سے پھنس جا | قید گیسو سے نہیں مجھکو ندامت دل کی

تھے حسین ایک سے ایک بڑھکے جہاں میں لیکن | سوے دلدار ہی پائی گئی رغبت دل کی

بھولے بھٹکے بھی نہ کر عشق زنخدا انکا عجب
ڈالو ان میں نہ ڈالے کہیں چاہت دلکی

رائی بہاری لعل جیو تخلص بہ قمر

اس سے پوچھو مین کہان جاؤن الٰہی کیا کرون
دل کو لیکر اک بت کافر روانہ ہو گیا

آئیگا اسوقت میکش تجکو لطف میکشی
میکدے مین تیرا گر کبھی ٹھکانا ہو گیا

ہم نہین جانتے کچھ شوکت و حشمت دلکی
مفت لٹتی ہے تو لٹ جائے وہ دولت دلکی

تجھسے قاصد جو وہ پوچھین تو کہے حالت دلکی
اپنا آپ آئی تو جاتی رہے کلفت دلکی

چین دیتی نہین یکدم کی یہ کلفت دلکی
ہو گئی ہے کبھی نہ پوچھین سے الفت دلکی

دل مین سوچا ہے آیا کہ نہ کر عشق بتان
کیا کرون ہاتھ آتی نہین حالت دلکی

جسکا دل لیتے ہین مٹی مین ملا دیتے ہین
ان حسینون سے نہین ہوتی حفاظت دلکی

عاشقون مین نہین گھر مین تو آتے ہی نہین
مرے اللہ کہان ہوگی سکونت دلکی

آپ کے پاس ہین یہ پیچین کیون لیتے ہو
سخت مشکل ہے مری جان حفاظت دلکی

فکر یہ ہے کہ پس مرگ کہان جاؤنگا
قبر مین بھی جو نہ جائیگی یہ وحشت دلکی

رنگ بسمل بھی بہت دیکھے ہین و لیکن
یون دگرگون نہ ہوئی تھی کبھی حالت دلکی

میری کیا ہستی فرشتون کا نہین لیتا سلام
خوبرویون نے بگاڑی ہے یہ عادت دلکی

قصر دل جسکا تری راہ مین توڑا اے بت
عرش اعظم تھا یہی اُسکی عمارت دلکی

دل کسیکو نہین دینے کی قسم کھائی ہے
ہم نہ لینگے اگر دینگی خدمت دلکی

تیزی رفتار سے یا سحر ہے یا ہے اعجاز
جان پامال ہوئی جاتی ہے سویدا دل کی

ہم سمجھتے تھے کہ ہے ایک بلا کا طوفان
کہہ گئی چار ہی آنسو میں حقیقت دل کی

دیں تو خود جان ہی سے ہاتھ کو دھو بیٹھا ہوں
اب نہ حاجت ہے جگر کی نہ ضرورت دل کی

تیر ہو ایک سے غمخوار رہا ہے باقی
آج بگڑی نظر آتی ہے طبیعت دل کی

ایکدم چین سے گذرا نہ کبھی اے نادر
یہ نصیبا ہے مرا اور یہ قسمت دل کی

جناب میر برکت علیصاحب تخلص نجیب

ان کو آسان اب ہر اک کا خون بہانا ہو گیا
ایک عاشق کے لئے اچھا بہانا ہو گیا

ابتدا میں عشق کو اک دل لگی سمجھے تھے ہم
انتہا میں آفت جان دل لگانا ہو گیا

یہ ہوا آخر مآل کار ای جان جہان
دوستی میں آپ کے دشمن زمانا ہو گیا

شمع پروانہ دل عشاق خاکستر بنے
ختم بس اوس شمع رو پہ دل جلانا ہو گیا

خانہ دل سے جو اپنے دور اوسنے کر دیا
یہ دل وحشی ہمارا بے ٹھکانا ہو گیا

جب سے ان یوسف جمالوں نے کیا ہے دل میں گھر
اے زلیخا یہ بھی اک تصویر خانا ہو گیا

کرتی ہے تسخیر دل کو آنکھ سے ملتی ہی آنکھ
آجکل طرز بتان سے جادو دوانا ہو گیا

ملتی نہیں ہے بدلے حنا کے خون شہید ناز کا
سہل ہاتھوں میں او نہیں مہندی لگانا ہو گیا

جب مری نکہت مرے آئی صدا زنجیر سے
آج اس وحشی کا آخر غل مچانا ہو گیا

ہو گیا میں رنگ بے رنگ آگیا ہونٹوں پہ دم
آفتِ جان آپ کا مسی لگانا ہو گیا

کان دھر کر سنتے ہیں اکثر غزلخوانی مری
گلشن کے حق میں بلبل کا ترانہ ہو گیا

عشق میں اوس شعلہ رو کے آگیا آنکھوں میں دم
رند کے شمع سحر کا جھلملانا ہو گیا

سیر کرنے آج آنکلا جو وہ رشکِ چمن
خار سب گل ہو گئے جنگل سہانا ہو گیا

غنچۂ دل کھل گیا مارے خوشی کے ای نجیب
باعثِ تفریح اونکا مسکرانا ہو گیا

جناب سید تراب علی صاحب تخلص نور

[illegible] وہاں منظور شانہ ہو گیا
ہاں دل صد چاک تیرونکا نشانہ ہو گیا

زینۂ عظمت بریں ہے کرسی درگاہِ فیض
ارتفاعِ قصرِ جنت شامیانہ ہو گیا

وان یہ کہکر صبح تک سنتے رہے باچشم نم
آج ہی تو کارگر میرا فسانہ ہو گیا

وصل کی شب گوندھنا چوٹی کا بل ہو بافت کا
توسنِ امیدِ دل کو تازیانہ ہو گیا

عشق میں آیا تو سر زانو پہ اوس نے رکھ لیا
رنج فرقت درد دل اپنا بہانہ ہو گیا

آگئی پیری گئے دن عیش کے چھوٹی شراب
زہد کر [illegible] ملکر حسینوں سے زمانہ ہو گیا

منزلِ عرش سے کچھ کم نہیں عظمت دل کی / حق تعالیٰ کو پسند آئی ہے خلوت دل کی

ہے حسینوں سے ترقی پہ محبت دل کی / اب تو ممکن نہیں مشکل ہے حفاظت دل کی

جان جب ہو گئی رخصت ہوئی رحلت دل کی / کی مسیحا نے عیادت بہ فراغت دل کی

مرا افسانۂ غم نقش زبان بند نہیں / سنکے ہوتے ہو جو خاموش مصیبت دل کی

کان رکھکر مرے سینہ پہ وہ فرماتے ہین / آج معلوم ہوئی قلت فرصت دل کی

زندگی تک غم و تنہائی رہے میرے رفیق / دی ہمیشہ شب فرقت نے رفاقت دل کی

باز آیا نہ پرستش سے بتون کے ہرگز / تنگ ہم آ گئے کرتے ہوے منت دل کی

کرکے پامال مرے دل کو وہ کہتے ہیں مجھے / یون کیا کرتے ہین دلدار مرمت دل کی

ہے غضب آپ کی تکرار چکانا ہی عبث / بوسہ بیعانہ ہے اور وصل ہے قیمت دل کی

زور مشہور ہے اک پیری و صد عیب مثل
بڑھ گیا ضعف جگر گھٹ گئی قوت دل کی

محمد بدر الدین صاحب تخلص قیس

کوچۂ جانان مین جب میرا ٹھکانا ہو گیا / دشمنِ جان ہمدمو سارا زمانا ہو گیا

گر کبھی خوف خدا اگر آئی بھی تو قبر پہ / بار انکو پھول تربت پر چڑھانا ہو گیا

جز غم و رنج و الم اب آب و خور ملتا نہیں / میرے حصہ کا خدا کیا آب و دانہ ہو گیا

آپ کی تیرچی نظر نے کچھ کیا ایسا اثر
مین تڑپکانے لگا گیا دل بے ٹھکانا ہو گیا

دوستی جب سے ہوئی تم سے تو یہ حیرت مین ہون
دشمن جان کیلئے میرا اپنا ہو گیا

سیر کو مین باغ مین نکلا بغیر از یار جب
میری نظرون مین وہ گلشن قیدخانا ہو گیا

پس حسرت کے اس طرح چھائی قبر پہ
میرے مرقد پہ وہ گویا شامیانا ہو گیا

درد ہجران کی جو کیفیت لکھی اوس یار کو
لکھتے لکھتے ہو مو بس یک فسانا ہو گیا

بلبلین چہکا رہی تھین کل تلک جس باغ مین
اوس جگہہ پہ چغد کا آج آشیانا ہو گیا

قیس کیا تعریف لکھون مین جناب فیض کا
معتقد استاد کا میرے زمانا ہو گیا

تھین ہوتی اگر ایجان محبت دل کی
ایکدن تو نکل آتی کبھی حسرت دل کی

جان جانے کو ہے تیار جگر ہے مضطر
بدتر ان دونون سے بڑھکر ہے حالت دل کی

دل کو دل نے دیا تیری الفت مین صنم
جب لٹا بیٹھا ہون ایجان یہ دولت دل کی

آرزو ہستی سے عدم مین تو بھی ناکام رہے
تادم مرگ نہ نکلی کبھی حسرت دل کی

ہجر مین ہے وقت اخیر آکے یہ شیرین ادا
کیا ہوا حال ترا کیسی ہے حالت دل کی

مشکل ہے دونون اوس کے تیرے آفت جان پر
آنکھہ کا ظلم ہے یا کہ مصیبت دل کی

منتظر ہے نکل سے تیرے نگہہ کے خدا خیر کرے
بیطرح آج نظر آتی ہے حالت دل کی

دوست سمجھنے کو کہا اور نہ کیا اے بے عقل
اسکو کہتے ہیں ایمان محبت دل کی

یوں ہی اے سنا تو ہی فرقت میں تڑپتے ہیں مدام
قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دل کی

بیقراری ترے بس میں یہ یقین ہے شاید
سوے صحرا تجھے لیجائیگی وحشت دل کی

ساتھ اغیار و نکو لا کے وہ بتلاتے ہیں
یہ لحد قیس کی ہے اور یہ تربت دل کی

مرزا رسول بیگ صاحب تخلص کرم منشی دفتر خزانہ صرفخاص سرکار عالی

درد اک پیدا ہوا دل بے ٹھکانا ہو گیا
کس خدنگ ناز کا یارب نشانا ہو گیا

آفت جاں شوخ سے آنکھیں لڑانا ہو گیا
ہر طرح سے دلکا اب مشکل بچانا ہو گیا

باغ الفت میں ترے نخل تمنا نے مرے
یہ ثمر لایا کہ دشمن اک زمانا ہو گیا

پھیریں کیا اسے جنوں بتلا کوئی عالم وسیع
اب یہ عالم ہی مجھے اک قیدخانا ہو گیا

پھول لالا کے چڑھانیکی ہوا نسے کیا امید
بار جنکو فاتحہ کو ہاتھ اوٹھانا ہو گیا

ہائے ہوا اس سے نہ کچھ بھی وقت رخصت کلام
چپ ہی ہوجانا دوا اب رونا رلانا ہو گیا

مبتلا ہو یا ہوں الم درد و غم و رنج و ستم
ہجر میں ایسے ارے یہ دل میں تنہا ہو گیا

ہے سبب کیا ہے ہمیں دل اپنا کل سے پیچ و تاب
گیسوؤں میں آج شاید انکے شانا ہو گیا

آہ ہی جی جان ہو ٹوٹ نہ ترے بسمل کے اب
آب خنجر بس جو ادی آزمانا ہو گیا

بعد دینے کے گلوری بوسہ جب لب کا لیا
مسکرا کے کہتے ہین یہ محنتانا ہو گیا

کیون نہ برق آسا ہوا اپنا توسن طبع رواں
تذکرہ چوٹی کا انکے تازیانہ ہو گیا

خون ہے آنکھون سے رواں لب پر نہین آتی ہے آہ
پان شاید کہاتے ہین مسی لگانا ہو گیا

بار کیون تجھکو ہوا یہ آشیان اے باغبان
چار تنکون سے مرا تو یہ آشیانا ہو گیا

نفس امارہ کو جس نے مار رکھا اے کرم
بس سمجھ لو کام اوس سے رستمانا ہو گیا

ہو گئی اک بت بے مہر سے الفت دلکی
اب خدا جانے کہ کیا ہوئیگی حالت دلکی

دام گیسو مین پھنسائی ہے صحبت دلکی
روبرو حق کے کرونگا مین شکایت دلکی

سنکے فرمائے کہانی شب وصلت دلکی
صبح محشر سے بڑہی تیری حکایت دلکی

سر بکف کوچۂ قاتل مین چلا جاتا ہے
یہ تمنا ہے شہادت مین ہے جرأت دلکی

صبر و ہوش و خرد و تاب و تواں کچھ بھی نہین
غمکے فوجون نے لٹی جو کہ تہی دولت دلکی

کہدو اوس فتنۂ محشر سے کہ آہستہ چلے
کہین پامال نہ ہو جائے یہ تربت دلکی

ظلم پر ظلم سہا دل نے مگر اف نہ کیا
عشق مین ان کے عجب کچھ ہے محبت دلکی

بعد مردن بھی لحد مین نہین اجلا ہی کفن
تیرگی بخت کی بولون کہو یا ظلمت دلکی

بیوفاؤن پہ عبث جان فدا کرتا ہے
ہائی کم بخت بری ہو گئی عادت دلکی

پتلیان تہین کسی عالم مین کہلونا میرا | عشق بازی تو لڑکپن کی ہے عادت دلکی

وصل کے واسطے کیون اب عجلت ہے رشید
اک نہ اک روز نکل آئیگی حسرت دلکی

جناب حیدر حسین صاحب تخلص کرار

اسلئے کچھ نہیں سکتا ہون حکایت دلکی | کہ حکایت ہی ہوتی ہے شکایت دلکی
قابلِ غور ہے دیکھے کوئی حالت دلکی | قابلِ دید ہے دیکھے کوئی صورت دلکی
دلمین جب راہ ہو اپنے تو ہو محبوب کے راہ | کشف کہتے ہیں اسے ہے یہ کرامت دلکی
لوگ ہر سال کیا کرتے ہین کعبہ کا طواف | ہم نہین کرتے ہین ہر روز زیارت دلکی
آپ بھی بس نہین سکتے ہے جناب ناصح | کیفیت کیا میں بیان کرون آپ سے حضرت دلکی
اگر اسطرح کا کچھ میری وفامین شک ہو | لیجئے آپ کو دیتا ہون مین امانت دلکی
لا سکے تاب نہ اس شکل کے صدمے کے پہاڑ | ٹکڑے ٹکڑے ہو اگر دیکھیے مصیبت دلکی

کوئی قاتل مین قضا لیگئی ہم کو کرار
ہتی مشیت یہی کیا اس مین شکایت دلکی

دل کے جانے کا مرے گہر گہر فسانہ ہو گیا | چہپ سکے کیا عشق رسوا اسنے زمانہ ہو گیا

اوس کے زلفون تک رسائی غیر ممکن ہوگئی
جبکے الفت مین دلِ صد چاک شانہ ہوگیا

حسرت و حرمان و ارمان یاس بیتابی ہین جمع
دل بدولت عشق کے میرا خزانہ ہو گیا

غور سے دیکھو اگر تو ہے یہ حسرت کا مقام
دل تصور سے مرا آئینہ خانہ ہوگیا

چیر کر سینہ کو میرے دیکھہ لیجے زخم دل
آپ کے تیر نظر کا یہ نشانہ ہو گیا

آنکھہ تک اوسنے اٹھا کے بھی مجھے دیکھا نہین
مین جو دیوانہ ہوا اسکو بہانا ہوگیا

کیا عجب ہے ہر لڑائی مین کہین حیدرؑ مجھے
معرکہ کرار سر یہ رستانہ ہو گیا

جناب میر گوہر علیصاحب تخلص شرق

ہم نوالہ ہوگئے ہم ان کے دسترخوان پر
غیر کا موقوف جب سے آب و دانا ہوگیا

خوش گلو ہو خوبصورت بھی ہو تم زہرہ جبین
مشتری اب آپکا سارا زمانہ ہو گیا

کس لئے مسجد کو جائین چھوڑ بت خانہ کو ہم
سجدہ گہ اپنے صنم کا آستانا ہو گیا

کیون نہ بولون تیر اندازوہ سفاک مین
تیر مژگان کا مرا سینہ نشانا ہوگیا

شرق پیری مین بھی کرتا ہے مزے اوس یار سے
کیا ہوا تجھکو تو کیون اتنا دیوانہ ہوگیا

اوس جہان مین فیض صاحب کا ٹھکانا ہوگیا
اس جہان کا اور ہی کچھہ کارخانا ہوگیا

ای فلک مین کیا بچارہ ذرۂ ناچیز ہون
معتقد استاد کا میرے زمانا ہو گیا

مین وہ وحشی وحشت آوارہ ہون نظرون مین کے
گہر حضور کے رہنے کا غولون ٹہکانا ہو گیا

تو مری سنتا نہین ہے مین تری سنتا نہین
خلق مین مشہور یہ بھی اک فسانا ہو گیا

یہ بھی ہے اک خوبی تقدیر کیا کہنا حضور
آپکا میرا عدو سارا زمانا ہو گیا

جس سے پوچھو تو وہ کہتا ہے کہانی آپکی
اور زبان زد خلق کا میرا فسانا ہو گیا

للہ الحمد وہ اب تشریف لائے آ گیا
اونکی قدمون کے بدولت گہر سہانا ہو گیا

محب تخلص

چون بہ پیشِ نظرم آن قدِ بالا بگذشت
از دلِ طائرِ جان خواہشِ طوبی بگذشت

شور و فریادِ من از گنبدِ خضرا بگذشت
موجِ اشکم ز سرِ طارمِ اعلی بگذشت

شد بیک جلوۂ انوارِ تجلی بیخود
بہرِ دیدارِ تو بر طور چو موسی بگذشت

قیس گشتہ بخیالِ رخِ لیلی مجنون
کوہ کن در غمِ شیرین ز تمنا بگذشت

موج دارد بکف خویش از آن جام حباب
یار بدمست مگر بر لبِ دریا بگذشت ؛

ناخدا را بخدا یاد نہ کردیم گہی
گرچہ صد موج حوادث ز سرِ ما بگذشت

کس نہ دانست کہ او در شبِ معراج چسان
از کجا تا بکجا بہرِ تماشا بگذشت ؛

شہرۂ حسن و جمالت نہ بآفاق رسید
بلکہ از تحت ثری تا بہ ثریا بگذشت

تیغ ابروے تو بگذشت ز سر تا بقدم
ناوک نازِ تو بیرون ز دل ما بگذشت

از مداواے مریضان تو عاجز آمد
زین سبب بر سرِ افلاک مسیحا بگذشت

شعلۂ آہ من سوختہ دل اے یاران
رفتہ رفتہ ز سرِ عرشِ معلا بگذشت

کن مشرف ز طواف درِ جانان یا رب
عمرِ در آرزوے یثرب و بطحا بگذشت

محب افسوس بہ عشق گلِ رعنا آخر
چون نسیم سحر از گلشن دنیا بگذشت

مرغ دل کا زلف مین جب آشیانا ہو گیا
طایرِ ہستی بھی اوسکو قید خانا ہو گیا

یار پہلو سے جو اٹھا دل روانہ ہو گیا
موت کے آنے کا کیا اچھا بہانہ ہو گیا

سنتے ہی اوس سنگدل نے رکھ لیا سینہ پہ ہات
حال دل کیا دردمندونکا فسانا ہو گیا

غیر کے قبضے سے کیونکر ہاتھ آیگی یہ ملک
عشق کا دلپر تصرف مالکانا ہو گیا

جلوہ گر رہنے لگا سینے مین جب کہ وہ آئینہ رو
دیدۂ روشن مرا آئینہ خانا ہو گیا

اس زمین مین اسقدر ہے کیا صرف سخن
نقد معنی سے مرا خالی خزانا ہو گیا

نوک مژگان سے ہوا جسدم مقابل دل مرا
یک بیک تیرِ قضا کا بس نشانا ہو گیا

گلشن الفت سے کیون آتی نہین بوے وفا
آجکل کیا مختلف رنگ زمانا ہو گیا

پھر پڑھو اس شعر کو کہنا محب استاد کا
توسنِ طبع رواں کو تازیانا ہو گیا

شکل کعبہ کی نظر آتی ہے صورت دلکی
واجب اے دوست ہوئی اسلیے حرمت دلکی

بادشاہی کو گدائی سے بھی بہتر سمجھوں
ہاتھ آجائے غریبوں کی جو دولت دلکی

دردمند دلکا جہاں میں کوئی پرسان نرہا
بندہ پرور میں سناؤں کسے حالت دلکی

انکو آتا ہے مزا عشق کے افسانے میں
بیٹھکر سنتے ہیں پہلو میں حقیقت دلکی

گرچہ اظہار کے لایق نہیں بیتابی دل
چشم تر سے مرے ہو جائیگی شہرت دلکی

ہے بہرحال مرا دعوی الفت ثابت
پیش کرتا ہوں اگر لیجئے شہادت دلکی

عکس محبوب یہاں پڑتا ہے آؤ دیکھو
صورت آئینہ کیا صاف ہے صورت دلکی

اہلِ دل دور سے جاتے ہیں زیارت کو محب
غالبا ہو گے نہاں کعبہ میں صورت دلکی

میر عبد الرؤف صاحب شوق تخلص

آنکھ سے آنکھ ملی کھل گئے حالت دلکی
نگہ شوق نے کی خوب سفارت دل کی

آجکل کیا ہی ترقی پہ ہے وقعت دل کی
آسمانوں پہ بھی ہونے لگی شہرت دلکی

ماجرائے شب غم پوچھتے ہیں وہ جبسے
میں جگر کیا کہوں رو رو کے کہ حالت دلکی

رو دو دن پہلو مین دن رات پڑا رہتا ہی
ہائے دیکھی نہین جاتی ہے مصیبت دل کی

یار کے ہجر مین گو لاکھ اٹھائے صدمے
اف بھی کرتا نہین اللہ ری شرارت دلکی

آہ کا نقد روان عشق کے جاگیر کے ساتھہ
ہمکو دولت یہ ملی کیسی بدولت دل کی

ہون وہ مضطر کہ ہر یک زخم جگر کے ٹانکے
ٹوٹ جاتے ہین تو بڑھتی ہے اذیت دلکی

بیکسی حسرت و غم یاس و الم رنج و تعب
کرتے ہین روز ہی آکے عیادت دل کی

آپکے حسنِ جہانگیر نے احسان کیا
چار سو خلق مین ہونے لگی شہرت دلکی

بنگیا ہے یہ حسینونکا کھلونا اے شوق
اندنون خوب ترقی پہ ہے دولت دل کی

رائے غوثی لعل خلیق تخلص

مجھکو فیض سخن کا جب فسانہ ہو گیا
معتقد استاد کا میرے زمانہ ہو گیا

کھا گیا ہون تیغ کا پھل پی گیا جب آب تیغ
کیا ہی مرغ دلکو میرے آب دانہ ہوگیا

دل گیا طاقت گئی آرام جان او صبر و ہوش
یا الٰہی یہ توکل کارخانہ ہو گیا

ہے اسیرِ زلف وہ تو شہسوارانِ ختن
کیون مری شبدیز دلپر تازیانہ ہوگیا

ہے مرا بخت اسقدر یاور کہ بعد مرگ بھی
آسمان مرقد کا میرے شامیانہ ہو گیا

کم نہین ہے مفلسی مین بھی مرے ذوقِ جنون
سکہ داغ جگر سے دل خزانہ ہو گیا

چومتا ہے پنجۂ خورشید پائے یار کو
کیا ہی غیرت مین بھری ہے وہ پری وقت قدم

اے ادب بام فلک کیا آستانہ ہو گیا
آکے مضمون کمر بھی نائیبانہ ہو گیا

دیدیا ہے بوسۂ لب بے طلب اوس یار نے
اے خلیق اب تجھ پہ لطف خسروانہ ہو گیا

اے فلک تجھکو جلا دی تب فرقت دلکی
گر دم آہ نکل جائے جو حسرت دل کی

نشتر و ناوک و خنجر سے ہے الفت دل کی
اپنی دو چار سے ہوتی ہے ضیافت دلکی

اپنے نظروں مین اوسے تول لیا کرتے ہین
کیا کوئی جنس گران ہے یہ نخافت دل کی

جو کہ جل جائے ہے خرمن اوسے کیا برق کا خوف
آزمائی ہو جو ہنس ہنس کے طبیعت دلکی

اسقدر لطف رہا ہے وہ گلرو کا مجھے
نکہت گل سے زیادہ ہوئے نکہت دل کی

بعد مردن بھی کھلین رہگئین آنکھین میری
کیا اوڑی ہے ترے دیدار کو حسرت دلکی

بات سینہ پہ وہ رکھتے ہین دم تیغ زنی
کسقدر بڑھ گئی اللہ رے نزاکت دلکی

دوست اپنا نہ خلیق اسکو بناتا ہرگز
کاش ہوتی مجھے معلوم خصومت دلکی

سید عثمان صاحب تخلص عاجز

اندنون کیون نہ رہی جوش پہ حالت دلکی
بڑھ گئی نعت محمد سے فضیلت دل کی

میں ہوں مداح نبی خوف قیامت کیا ہے — میری ہر طرح سے بر آئیگی حاجت دل کی

یہی ارمان ہے کہ میں آؤں مدینہ آقا — ورنہ رہجائیگی دل میں یہ حسرت دل کی

نام احمد کا وظیفہ ہے زبان پر ہر دم — فضل خالق سے عجب نیک ہے غفلت دلکی

ای رسول عربی مجکو بلالو جلدی — تاب فرقت نہیں اب غیر ہے حالت دلکی

مری مٹی نہ ہو برباد الہی اس جا — آرزو میری نہ نکلیگی نہ حسرت دل کی

مجکو دیدار میسر ہو خدایا کیونکر — ایک قسمت سے بری دوسرے غفلت دلکی

بادۂ عشق نبی سے رہی دایم مسرور — حشر تک کم نہ ہو یارب کبھی فرحت دلکی

فیض مداحی حضرت ہو اگر ای عاجز
آرزو میری بر آجائیگی حاجت دلکی

رنج و غم داغ یہ کھانیکی ہے دعوت دلکی — فرقت یار نے کی ہے یہ ضیافت دلکی

جب کبھی ذکر حسینونکا کہیں آتا ہے — تیز ہو جاتی ہے اسوقت شجاعت دلکی

جان دیتا ہے یہ اوس پردہ نشین پر اکثر — میں سمجھتا ہوں کہ کچھ آئی ہے شامت دلکی

کیونکہ القلب الی القلب کی تاثیر ہے یہ — انکو بلوا کے میں میں دکھلاؤں کی کرامت دلکی

بیقراری میں ہو سیماب سے افزوں نثار
قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دلکی

قیاس صاحب

شکر ہے اللہ کا اچھا ٹھکانا ہو گیا
میرا بالین اسکا سنگ آستانہ ہو گیا

وہان انھین مہندی لگانیکا بہانہ ہو گیا
ہجر مین یہان خون کے آنسو بہانہ ہو گیا

ہو گیا دم بند جھگڑون سے فراق یار کے
یہ تن خاکی ہمارا قیدخانہ ہو گیا

کر کے حمام اوسنے جب جھٹکے تھے اپنے سر کے بال
یہان دل عشاق پر اک تازیانہ ہو گیا

سکۂ غم اسقدر بیٹھا کہ اوٹھ سکتا نہین
میرا سینہ غم کے داغون کا نشانہ ہو گیا

کر دیا خالی چمن چن چن کے گلچین نے پھول
مرغ روح بلبل اب بے آشیانہ ہو گیا

کھینچ لین تصویرین انکی سیکڑون انداز نے
دل ہمارا یار کا آئینہ خانہ ہو گیا

عشق گلرو مین جو سنتا ہون صدا عندلیب
نالۂ بلبل مرے حق مین ترانہ ہو گیا

سو برابر بھی نہین فرصت جو نکلے پیچ سے
یہ دل صد چاک کن زلفون کا شانہ ہو گیا

کوچۂ جانان مین آخر مر مٹا دیکھو قیاس
لوح مرقد اسکا سنگ آستانہ ہو گیا

قادر حسین صاحب قادر تخلص

کبھی پھر آتا [illegible] ہم [illegible] دیکھ کے حالت دلکی
مجھسے دیکھی نہین جاتی ہے مصیبت دلکی

پوچھتا ہے [illegible] تجھسے حقیقت دلکی
کسطرح سے مین دکھاؤن اوسے حالت دلکی

... نیا مین رہا اور نہ فرہاد رہا
کون ہے کسکو سناؤن مین حکایت دلکی

دیکھو ... کی نہین یہ چیز بہت سستی ہے
ایک بوسہ پہ لگا رکھی ہے قیمت دلکی

...ل نہین سے کوئی معشوق ہی پہلو مین نیا
ہائی کبتک مین کئے جاؤن اطاعت دلکی

... جب نظر آتے ہین خدا خیر کرے
اب سنبہلنے نہین دیتی مجھے وحشت دلکی

ب ... آپ تو کرتے ہین ملامت ناصح
پہلے کچھہ سن تو لیا کیجیے عسرت دل کی

نکلے جاتا ہے مرے ہاتھہ سے میرا ہوکر
کچھہ نہ پوچھو کہ جو تہی رات کو حالت دلکی

...ین کچھہ ہوکے گیا آنکھہ سے کچھہ غمسے گھلا
رفتہ رفتہ ہوئی اسطرحسے رخصت دل کی

ہی لوٹا کبھی تڑپا کبھی بے چین ہوا
آجکل ہے مری پہلو مین یہ صورت دل کی

ہی بہلا کے لیا کام کبھی سمجھا کر
فرقت یار مین بگڑی جو طبیعت دل کی

...ہہ تو ...ار جو کرتا ہے تو کرلے قاتل
دم نکلجائیگا نکلیگی نہ حسرت دل کی

...تے آتے وہ مرے گہر کو پلٹ جاتے ہین
کیسے بن بن کے بگڑ جاتی ہے صورت دلکی

...ین معلوم اس آغاز کا انجام ہے کیا
اک دغاباز پہ پہر آئی طبیعت دل کی

تم جو اوس شوخ کو دیتے ہو دل اپنا قادر
یہ تو فرماؤ کہ کیا آئی ہے شامت دلکی

محمد عبد الواحد صاحب تخلص واحد

ادن سے بسم اللہ یہ ہے پہلے شکایت دلکی — مرغ بسمل کی سے ہے ازروزین حالت دل کی

مرغ بسمل ہے کہ یا ماہی بے آب ہے یہ — قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دلکی

مرحبا ای کشش دل وہ یہ فرماتے ہین — ہمکو ڈالی ہے کشاکش مین کرامت دلکی

ہم تو کیا چاہنے والون سے تمہارے پوچھو — تم نہین جانتے اک چیز ہے چاہت دلکی

خود بخود سیکھے ہین دل اوسپہ فدا واہ رے حسن — دیکھیے جسکو وہ کرتا ہے شکایت دلکی

خود بخود اوسکی طرف کھینچے لئے جاتا ہے — یا خدا خیر ہو کیا آئی ہے شامت دلکی

تم محبت جو جتاتے ہو زبانی ہے فقط — سچ تو یہ ہے کہ نہین تم کو مروت دل کی

کسطرح مانئے محبوب کے اقوال صحیح — مری تردید مین وہ بھی ہے شہادت دلکی

کبھی ایسا نہ ہو جاتا رہے بت کے ہاتون — یا الٰہی مجھے صحبت سے ہے غنیمت دل کی

جب خداوند تعالی کا یہ مسکن ٹھہرا — ہو نکیون کعبہ مقصود عمارت دل کی

اسکو اسرار کو خاصان خدا جانتے ہین — آپ کیا جانتے ہین کیا ہے حقیقت دلکی

ہے بیابان مین آوارہ رقیب ابتو اور — پھر کہان دیکھیے لیجاتی ہے وحشت دلکی

ہفت اقلیم کا ہو مال گر انسان کو تو کیا — دیوے اللہ کسیکو تو وسے دولت دلکی

واحدا آپ نہ غافل رہین اس سے ہرگز
بندہ پرور یہ شرارت ہے شرارت دل کی

جناب سید شاہ فیض اللہ سبزواری عرف محمد تجمل علیہ الرحمۃ المتخلص تجمل

نام حضرت کا وظیفہ پنجگانہ ہو گیا
لو عزیز و خوب بخشش کا بہانہ ہو گیا

جب سے ہی رنگ گلستان کا خیال
گلشن ہندوستان تاریک خانہ ہو گیا

گر دینے کے سوا دنیا مینگے مجکو کہین
حشر تک کہتا رہو نگا بے ٹہکا نہ ہو گیا

عشق آل مصطفی کا ہے مرے دلمین اثر
مغفرت کے واسطے اچھا نشانہ ہو گیا

سیر شمس الدین محمد فیض ہی کے فیض سے
کعبۂ دل گنج مخفی کا خزانہ ہو گیا

وصف ... ندان محمد روز و شب لکہتا ہون مین
نقطہ اک اک شعر کا موتی کا دانہ ہو گیا

... ات کے قفس مین مرغ دل ہوں مین اسیر
آہ و رنج و نالہ و غم آب و دانہ ہو گیا

... ہون پہر سے نعت گوئی کا مجہے
اس گدا کا بھی مزاج اب خسروانہ ہو گیا

ای تجمل دست بستہ ہین سبہی برنا و پیر
معتقد استاد کا میرے زمانہ ہو گیا

رائی انندی پرشاد جیو منصبدار متخلص خیر

حضرت ... م سے جب اٹہا زمانہ ہو گیا
دانۂ گندم کا کہانا اک بہانا ہو گیا

بارگاہ ... سے اوس قبر مبارک پر فلک
رحمت حق صاف تنگر شامیانہ ہو گیا

فیض ... جب گیا اٹہے ملک سخن ہی لٹ گیا
اب جہان سے علم کا خالی خزانہ ہو گیا

پہلوی خورشید مین تار انظر آیا مجھے
خال کا جیسے کہ رخسار انکے ہٹا نہ ہو گیا

خیر جب سے تم ہو شغلِ دید مین مولا کے محو
نفس دشمن پر تمہارے تازیانہ ہو گیا

فیض صاحب کی جو تھی مجپہ عنایت دلکی
آتی ہے یاد ہمیشہ وہ محبت دل کی

دل ہے وہ جنس نہین جسکی بہا دونون جہان
خود خدا جانتا ہے حق جو ہے قیمت دلکی

زایرو آؤ کہ ہے عرش جنابِ اقدس
فی الحقیقت یہ ہے گویا کہ زیارت دلکی

دل جسے کہتے ہین اللہ کا گھر ہے وہ یقین
جز خدا کوئی نہین جانتا وقعت دل کی

منکشف راز دو عالم ہوا مجھپر مولا
فرض کی مینے جو جیسی کہ اطاعت دلکی

مینے استاد کے خدمت مین جو کی عمر بسر
دن بدن بڑھگئی پھر اور بھی عظمت دلکی

جز و دان مین رکھو اب قاضی بیضا کشاف
نان پہیلی تو ذرا او بہے حضرت دلکی

باب پنجم ہی پہ موقوف نہین اسعدی
آٹھون جنت نظر آتے ہین حکایت دلکی

حضرت فیض تھے اک فیض رسان عالم
خیر تم خاص رکھو اون سے عقیدت دلکی

رای انندی پرشاد جیو منصبدار نیک تخلص

لطف بزم شاعری جا کر زمانہ ہو گیا
شعر گوئی کی لطافت اب فسانہ ہو گیا

راز پوشیدہ تمہارے عشق کا ظاہر ہوا
آنکھہ سے آنسو بہانا اک بہانہ ہو گیا

جب سے عشرت دوست پہلو مین نہین ہے کیا کہون
برہم اپنے عیش کا سب کارخانہ ہو گیا

نیک صاحب سچ ہے قول طرحی فیاض عصر
معتقد استاد کا سیرے زمانہ ہو گیا

جز محبت نہ ہوئی دور کدورت دل کی
صاف کب ہو جو کرے لاکھہ صقالت دلکی

حق اگر پوچھو ہے گنجایش کونین اسمین
نہین معلوم کسیکو جو ہے قدرت دل کی

خدمت اہل دلو مین رہو مصروف بجان
کام ہی آئیگی یکروز عقیدت دل کی

ہے محبت ہی عداوت سے نہین ان کے کم
خرچ کرتے ہین وہ ہمپر ہی عنایت دلکی

نظر آتا ہے [illegible] جلوہ کونین اسمین
حد سے افزون نظر آئی مجھے وسعت دلکی

باغ مین جا کے پڑھونگا مین گلستان کا سبق
شیخ سعدی سے سنونگا مین حکایت دلکی

نیک تم صاف رکھو آئینہ دل اپنا
خود بخود ہوگے نمودار کرامت دلکی

جناب [illegible] اللہ صاحب عاقل تخلص

[illegible] مانگا ہی تمہا آپ نے قیمت دل کی
اسپہ بھی پھیر دیا ہائے رے قسمت دلکی

[illegible] ارادہ کہ بس اب کوچۂ جانان چلدین
ہے جنون اور ترقی پہ ہے وحشت دل کی

عاشق ابرو سے قربان ہے تلوار و سپر
دیکھئے قابلِ تحسین ہے شجاعت دلکی

ان حسینوں سے ذرا کام نہ ڈالے ہرگز
پھوٹی کوڑی بھی نہین دیتی ہی قیمت دلکی

امید امید مین سب عمر بسر ہوتی ہے
کبھی پوری نہ ہوئی ہائے یہ حسرت دلکی

طعن و تشنیع سے وہ کہتے ہین مجھے ہر دم
کچھہ نہین آپ کی پس دیکھہ کی الفت دلکی

رچنہ شیدا جو ہوا ہوتا تو کچھہ خوف نتھا
عاشق زلف ہوا آئی ہی شامت دلکی

صاف دل ہونا ہی بس عیب ہے اک صورت کا
آئینہ سے بھی نہین چھپتی ہے صورت دلکی

خانۂ کعبۂ خالق سے سوا حرمت ہے
اور کیا اسکے سوا ہوگی فضیلت دلکی

التجا رحم کی کرتا ہون مین یہ کہہ کہہ کر
اجی آؤ کبھی دیکھو میری حالت دلکی

وصل ہوجائیگا اوس سے تو مزے لوٹینگے
صفت کرتی ہے زبان کب وکالت دلکی

تھم جبتک تھا وہ پھوٹا نہ تو ٹوٹا عاقل
بڑھ گئی ہائے یہ تقسیم نزاکت دلکی

جناب یوسف علیصاحب عزیز تخلص

تا نگہ شستِ کمان ابرو زمانہ ہو گیا
میرا دل میدان سے تیرونکا نشانہ ہو گیا

آئی گلشن مین بہار افسوس باہر باغ سے
عندلیبانِ چمن کا آشیانہ ہو گیا

مست و بیخود رہ چمن مین جھومتی ہی شاخ ہر
گل کے حق مین نالۂ بلبل ترانہ ہو گیا

مطلع

روز میرے لب پہ یہ وردِ شبانہ ہوگیا
خالی کیا فیضِ مقدس سے زمانہ ہوگیا

کیا فقط شاگرد کے دلپر ہے صدمہ ہجر کا
غم جنابِ فیض کا خانہ بخانہ ہوگیا

کیا کرون مین فیض صاحب کا بیانِ وصف صاف
سب پہ خاص و عام سے انکا فسانہ ہوگیا

حشر تک باقی ہے ملکِ شاعری پر روشنی
ذرہ شمس الدین کا شمعِ یگانہ ہوگیا

کیا فقط اہلِ دکن پر فیض حضرت تھا عزیز
معتقد استاد کا میرے زمانہ ہوگیا

اب بیان کر نہین سکتا مین حکایت دلکی
قابلِ دید ہے دیکھے کوئی حالت دل کی

منہ مین طاقت ہی کہون کس سے شکایت دلکی
جو گذرتی ہے مرے جی پہ عنایت دل کی

میری رسوائی پہ آمادہ ہوا ہی پھر آج
اب نظر آئیگی دیکھوگے شرارت دل کی

آبرو خاک کے پتلے کی نہ برباد ہو اب
آتشین روسے بڑہی جاتی ہی چاہت دلکی

گرم جوشی سے پریرو کے نہ ٹہنڈا ہوا جی
ایکدن آگ لگائیگی حرارت دل کی

آج قابو سے ہوا جاتا ہے پھر بے قابو
مجھسے اب ہو نہین سکتی ہی حفاظت دلکی

سو گرہ باندہ کے پہونچی مین رکھا ہو نہ محفوظ
ایک جان پاس ہے کہنے کو امانت دلکی

ٹکڑے سینہ مین جگر اپنا ہی کسکا کیا غم
چین اب عشق مین حاصل ہے نہ راحت دلکی

دیکھنا چشم حقیقت سے مری فقر کا زور
دیدِ معبود کے تکیہ ہے قناعت دل کی

قلب ماہیت اسے کیون نہین ہوجاے عزیز
جو صنوبر سے نظر آئی شباہت دل کی

ذرّہ صاحب

شہرۂ حسنِ تو از عالم بالا بگذشت
ای خوش آن ذات کہ بر عرش علی بگذشت

شب معراج بصد شوق ملاقاتِ جلیل
کہ ز افلاک بصد عزو تجلی بگذشت

بنعم ہجر تو از دار فنا سوے بقا
شاد باشی کہ ازان وادی والا بگذشت

آہ یکشب کہ جمال تو ندیدیم بخواب
عمر من حیف درین شوق تو لا بگذشت

واے دیشب بشنو یار بحیرت ہستم
بعجب نازبت چاردہ سالہ بگذشت

حالت آہ و فغان از تو چہ گویم ذرہ
موج اشکم ز سر طارم اعلیٰ بگذشت

جناب سید شاہ محی الدین پیران قادری صاحب تخلص صاحب تلمیذ جناب عجم

کیا کرون کس سے کہون جا کے مین حالت دلکی
جانتا ہی وہی کی جسنے کہ خلقت دل کی

دشمن جان ہے یہ ہمکو ستائیگا ضرور
آرزو ہوے الٰہی کہین غارت دل کی

فاتحہ کو بھی نہ آیا وہ مری مرقد پر ٭ ٭
مرگئے پر بھی نہ نکلی کوئی حسرت دلکی

ناز و انداز ادا عشوہ کرشمہ غمزہ ٭ ٭
اور ان سب پہ یہ طرہ ہے شرارت دلکی

زلف والوں کی محبت میں نہ ہو جاؤں اسیر
چھوٹوں جنجال سے چھوٹی یہ مصیبت دل کی

کسکی تصویر ابھی ہے مری پہلو مین
اور ہی آج نظر آتی ہے صورت دل کی

لیکے دل رنج ہی دیتے ہین حسینان جہان
واے تقدیر عجب ٹھہری ہے قیمت دل کی

وہ چلے آتے ہین تھامے ہوئے ہاتو نے جگر
دیکھی اے نالۂ شبگیر کرامت دل کی

معرکہ سے نہ کبھی پاؤن ہمارا سرکا
اپنے امداد کو موجود ہے ہمت دل کی

خواہش وصل پہ کیون ایسے خفا ہوتے ہو
میری تقصیر نہین ہے یہ شرارت دل کی

مفت ضایع نہ کرو وقت کو اپنے صاحب
بات مانا نہ کرو ایک بھی حضرت دل کی

محمد کبیر صاحب تخلص تحصیل

سارے اعضا سے بزرگی ہے زیادہ دلکی
سچ ہے توقیر کیا کرتے ہین سب کامل کی

دولت وصل کو تحصیل نے جو حاصل کی
کیون یہ آسان ہوئی بات تو تھی مشکل کی

وصل مین ہاے تڑپکر یہ کسیکا کہنا
کیا ہی آرزو کم بخت تھی تیری دل کی

لے لیا ایک ہی بوسہ یہ جو تمنے اسکو
مال مفلس سے بھی کم ہو گئی قیمت دلکی

ای شب وصل مین ممنون زیادہ ہون ترا
آرزو تو نے نکالی ہے یہ بس کچھ دل کی

ایک بوسے کے لئے پھیر لئے منہ ہے ہے
دیکھو اچھی نہین خاطر شکنی سایل کی

اوس کے خواہان ہین حسینان زمانہ لاکھون
دون مین کس کسکو کہ یہ چیز ہے کتنے دلکی

شامل بزم ہے در پردہ عدو بھی شاید
آج کچھ اور ہی صورت ہی تیری محفل کی

دل گم گشتہ کا اپنے مین پتا جو پوچھا
کیا خبر ہمکو وہ کہتے ہین کیسکے دل کی

دیکھیے حسن رخ یار کا جلوہ تحصیل
قابل دید تجلی ہے مہ کامل کی

ہے عجب شان عجب شوکت و حشمت دلکی
قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دلکی

کہنے سننے سے نہین کہلتی حقیقت دلکی
قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دل کی

ہے بشر ہی کے زبان پر یہ حکایت دل کی
قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دل کی

اس سعادت کا مزا جانتے ہین عاشق ہی
زاہدونکو نہین معلوم عبادت دل کی

شوق کہتا ہے کہ چل سر سے طرف مقتل کے
جان یہ کہتی ہے حاضر ہو نہین ہمت دلکی

لیچلا ہے یہ مجھے پھر بھی اوسی کوچہ مین
شوق تو دیکھیے اللہ ری جرات دلکی

منت لینے کی کوئی بات نہین یاد رہے
واجبی دینی پڑیگی تمہین قیمت دل کی

بیقراری مجھے چین نہ دیگا پس مرگ
مری تربت سے جدا کیجیے تربت دل کی

وہ پھر بھر صدا نہین تنہا جسے تجھکو توڑا
بینشے بنوائی تھی افسوس یہ تربت دل کی

آپ جاتی ہین تو ہو جاتی ہے رنجش موجود
آپ آجاتے ہین تو آتی ہے راحت دلکی

دوست تو کیا دل دشمن کو وہ تحصیل نہ ہو
شب فرقت تھی الٰہی جو مصیبت دل کی

محمد عبد الرزاق صاحب تخلص جارس

جبکہ تفویض صنم کردی محبت دل کی
لو لی جائیگی نہ ہرگز کبھی الفت دل کی

کوئی سنتا ہی نہین ہجر مین شدت دلکی
سوز دل کس سے کہون تیری شکایت دلکی

کس مسرت سے نکلتی مری حسرت دلکی
قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دل کی

کس مصیبت مین مجھے چھوڑ گیا ہائے غضب
سنگدل کچھہ نہ پڑی تجکو مصیبت دلکی

وہ جھڑکنے پہ بھی نزدیک کھڑا ہون لیکن
رنج سہنے کی نہین جاتی ہے خصلت دلکی

ہجر ہے یا کہ قیامت ہے مری اے محبوب
ظلم کرنیکی نہین جاتی ہے عادت دلکی

حسرت و یاس و تمنا یہ سبھی ہین مایوس
دلربا کی نہین ہوتی ہے شفقت دل کی

کیا کرون شوق وصالت کا بیان مین اپنا
عالم محو ہے بڑھتی ہے حرارت دل کی

فیضیابی کے لئے عرس مین پہنچے ورنہ
کام کس روز کو آویگی یہ دعوت دل کی

عرس مین فیض کے پہنچیگا نہ جبتک جارس
کبھی جائیگی نہ ہرگز تری آفت دل کی

سید فیاض الدین صاحب بیابانی تخلص مرد قاضی قصبہ بردا پور منشی دفتر تقسیم محلات مبارک

لیگئی کوچۂ جلا دین چاہت دل کی
ایکدن ساتھہ ہمارے ہے شہادت دل کی

لپٹو سینہ سے کرو جلد عیادت دل کی
آج ناساز بہت کچھ ہے طبیعت دل کی

مبتلا عشق مین ہین یہ جگر و دل دونو
عارضہ مجھکو جگر کا ہے شکایت دل کی

صدمۂ ہجر سے پہلو مین تڑپتا ہے مدام
قابل دید ہے دیکھے کوئی حالت دلکی

جادۂ فرد کو سب اہل سخن جانتے ہین
اور پہچانتے ہین جو کہ ہے رغبت دلکی

تمت